

## 99629- وقتی اور مستقل گدا، اس کی قسمیں اور حکم

### سوال

اسلام میں وشم یعنی جسم میں گدا نا حرام ہے، اور اس کے عوض میں اسلام نے مہندی لگانا قرار دیا، لیکن مہندی کے عیب میں یہ بھی ہے کہ باریک بینی سے خاکہ نہیں بنتا، اور بہت مدت تک اس کا رنگ باقی رہتا ہے، تو وشم یعنی جسم گدا نے اور مہندی کے عوض میں وشم کا ایسا طریقہ نکل آیا ہے جو غرض ختم ہونے کے بعد اتار دیا جاتا ہے، یعنی وہ جسم پر چپک جاتا ہے، تو اس طرح کے گدا نے کا حکم کیا ہے، یعنی وہ جسم پر چپکایا جاتا ہے، اور اسے اتارنا بھی ممکن ہے، اتارنے سے جسم میں کوئی اثر تک باقی نہیں رہتا؟

### پسندیدہ جواب

#### اول :

ہمیشہ رہنے والی زینت جس سے جسم کے عضو کی شکل اور رنگ بھی تبدیل ہو جاتا ہے، اور وقتی زینت میں بہت فرق پایا جاتا ہے، پہلی قسم یعنی ہمیشہ رہنے والی حرام ہے، اور یہ تغیر خلق اللہ یعنی اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی ہے، اور دوسری یعنی وقتی مباح ہے، اور یہ مباح زینت و خوبصورتی میں شامل ہوتی ہے۔

الوشم : یعنی جسم گدا نا جسم کی جلد کا رنگ تبدیل کرنا ہے اور اس کے لیے جسم میں سوئی چھوٹی جاتی ہے جس سے خون بہ نکلتا ہے، پھر اس جگہ میں سرمه وغیرہ بھرا جاتا ہے تاکہ اس جلد کا رنگ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ جلد کے رنگ کے علاوہ بدل جائے۔

اور مہندی وغیرہ کے ساتھ جلد کو رنگا، اس وشم میں شامل نہیں ہوتا، کیونکہ یہ جلد کی رنگت کو تبدیل نہیں کرتا، بلکہ جلد پر مختلف قسم کے پھول بوٹے اور نقش بنائے جاتے ہیں، اور کچھ مدت کے بعد یہ رنگ اتر جاتا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے عورت کے لیے مہندی کے ساتھ زینت و خوبصورتی حاصل کرنا مباح کی ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس زینت کی اشکال و نقوش ذی روح چیز مثلاً انسان یا حیوان کی شکل میں نہ بنائے، اور نہ ہی وہ اس زینت کو غیر محرم اور ابیضی مرد کے سامنے ظاہر کرے۔

مستقل وشم یعنی گدا نے کی تین صورتیں ہیں، اور ان سب کا ایک ہی حکم یعنی حرام ہیں، وہ صورتیں درج ذیل ہیں :

#### پہلی صورت :

#### پرانا تقليدي طريقة :

وہ طريقة ہم اوپر بيان کرچکے ہیں کہ جلد میں سوئی چھوٹ کر خون بہانا اور پھر اس جگہ سرمه یا رنگدار ناہد بھر دینا۔

امام نووی رحمہ اللہ کیتے ہیں :

الواشمنہ : یہ وشم کا اسیم مونٹ اسیم فاعل ہے، یعنی وشم کرنے والی عورت، یہ وہ عورت ہے جو اپنے ہاتھ یا کلائی، یا ہونٹ وغیرہ یا اپنے جسم کے کسی بھی حصہ میں سوئی وغیرہ داخل کرے حتیٰ کہ خون نکل آتے، اور پھر اس جگہ میں سرمه یا چونا وغیرہ بھر دے جس سے وہ سبز رنگ کا ہو جائے، ایسا فعل کرنے والی کو واشمنہ کہتے ہیں، اور جس کے ساتھ یہ فعل کیا گیا ہو اسے

موشوشه کہتے ہیں، اور اگر کوئی عورت ایسا کرنے کا مطالبہ کرے تو اسے مستوشه کہا جاتا ہے۔

اور یہ کرنے والی اور کروانے والی اور اپنے اختیار کے ساتھ اسے طلب کرنے والی سب پر حرام ہے "انتحی۔

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (106/14).

اس مسئلہ کے متعلق دلائل اور اہل علم کی کلام آپ سوال نمبر (21119) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں۔

دوسری صورت:

یکمائی مادہ استعمال کرنا، یا پھر ساری یا کچھ جلد کا رنگ تبدیل کرنے کے لیے آپریشن کروانا۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

لوگوں میں اور خاص کر عورتوں میں بعض یکمائی مواد اور طبی جڑی بویوں کا استعمال عام ہو چکا ہے جس سے جلد کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے، اس طرح کہ یہ یکمائی مادہ اور طبی جڑی بویاں استعمال کرنے کے بعد سیاہ رنگ سفید رنگت میں بدل جاتی ہے، تو یہ شرعاً ممنوع ہے؟

یہ علم میں رہبے کہ کچھ خاوند اپنی بیویوں کو یہ یکمائی مواد اور طبی جڑی بویاں استعمال کرنے کا کہتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ عورت پر اپنے خاوند کے لیے زینت و خوبصورتی اختیار کرنا واجب ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"اگر تو یہ تبدیلی مستقل طور پر ہوتی ہے، تو یہ حرام اور کبیرہ گناہ ہے: کیونکہ یہ تو وشم یعنی جسم گدوانے سے بھی زیادہ شدید تغیر ملک اللہ ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے بال ملانے، اور جسم گدوانے، اور جسم گودنے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جسم گودنے اور جسم گدوانے والی، اور ابرو کے بال نوچنے اور ابرو کے بال نوچنے کا مطالبہ کرنے والی، اور حسن و خوبصورتی کے لیے دانت رگڑنے والی اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرنے والی عورت پر لعنت فرمائے"

اور کہا: "مجھے کیا ہے کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے"

الواصلۃ: وہ عورت جس کے بال چھوٹے ہوں تو وہ ان کے ساتھ بال وغیرہ ملانے۔

المستوصلۃ: وہ عورت جو اپنے بالوں کے ساتھ بال وغیرہ ملانے کا مطالبہ کرے اور کہے۔

الواشۃ: وہ عورت جو اپنی جلد گوڈے، اس طرح کہ اپنی جلد میں سوئی وغیرہ داخل کر کے اس جگہ سر مرد یا کوئی اور جیز بھرے جس سے جلد کا رنگ تبدیل ہو جائے۔

المستو شمہ: وہ عورت جو اپنی جلد گدوائے اور اس کو بلاۓ جو جسم گودتی ہے۔

النامضۃ: وہ عورت جو اپنے چہرے کے بال نوچے، مثلاً برو وغیرہ خود نوچے یا کسی دوسرے کے۔

اللمنضۃ: وہ عورت جو اپنی عورت کو بلاۓ جو اس کے بال نوچے۔

الملفظۃ: جو اپنے دانتوں کو رکڑے، یعنی ریتی کے ساتھ رکڑے حتیٰ کہ ان کے درمیان خلپیدا ہو جائے؛ کیونکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی ہے۔

اور سوال میں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے وہ توحیدیت میں آنے والی سے بھی شدید ترین تغیر خلق اللہ میں داخل ہوتا ہے "انتہی"۔

دیکھیں مجموع فتاویٰ ایخ بن عشیمین (17) جواب سوال نمبر (4)۔

اس مسئلہ کے متعلق مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (2895) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

تیسری صورت:

و شم وقت یعنی وقت جسم گدوائے جو کہ تقدیماً ایک برس تک باقی رہتا ہے۔

شیخ عبداللہ بن جبرین حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

آج کے دور جدید میں سرمه اور ہونٹ کی تجدید کا وشم کے طریقہ پر ایک نیا طریقہ اسجاد ہوا ہے جو تقدیماً کی ماه یا ایک برس تک باقی رہتا ہے؛ اور یہ عام سرمه اور ہونٹ تجدید کرنے والی قلم کے بدالے میں ہے، اس کا حکم کیا ہے؟

شیخ کا جواب تھا:

یہ جائز نہیں؛ کیونکہ یہ وشم کے مسمی میں داخل ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے، اور جسم گدوائے کا مطالبہ کرنے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

کیونکہ یہ آنکھوں اور ہونٹوں کی تجدید تقدیماً ایک برس یا نصف برس تک رہتی ہے، اور پھر جب پھیکی پڑ جائے تو دوبارہ کر لیا جاتا ہے، اور اسی طرح باقی رہتا ہے تو یہ وشم یعنی جسم گودنے کے مشابہ ہوا جو کہ حرام ہے۔

اور اصل میں سرمه آنکھوں کا علاج ہے، جس کا رنگ سیاہ یا میلا لہ ہوتا ہے، جو آنکھوں کی مرض سے خاٹت کرنے یا آنکھیں آجائے کے وقت لگایا جاتا ہے، اور بعض اوقات عورتوں کے لیے یہ خوبصورتی اور زینت کا بھی باعث ہے، مثلاً مباح زینت۔

لیکن وقتی وشم کے طریقہ پر ہونٹوں کی تجدید کرنا میری رائے میں جائز نہیں، اس لیے عورت کو مشتبہات سے دور رہنا چاہیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ انتہی۔

ما خواز: فتویٰ شیخ ابن جبرین جس پر ان کی مہربھی ثبت ہے۔

دوم:

وقت و شم جس پر ٹاؤ کا اطلاق کیا جاتا ہے لیکن اس میں افضل یہی ہے کہ اسے وشم کا نام دیا جائے، اس میں ہماری رائے یہ ہے کہ اسے مندی سے رنگنے کا حکم دیا جائے؛ اگر تو یہ سوال میں وارد صورت کی طرح ہو، اور یہ حرام طریقہ نہیں، تو یہ مباح ہوگا، لیکن اس کے لیے کچھ شروط ہیں:

1- کہ یہ شکل موقت ہو اور ختم ہو جائے، نہ کہ ہمیشہ اور قائم رہے۔

2- کسی ذی روح کی اشکال نہ بنائی جائیں۔

3- یہ زینت کسی اجنبی اور غیر محروم مرد کے سامنے ظاہر نہ کی جائے۔

4- ان رنگوں اور خناب میں عورت کی جلد کو ضرر اور نقصان نہ ہو۔

5- اس میں کافرہ اور فاجرہ عورتوں سے مشابہت نہ ہو۔

6- یہ نقش محرف شدہ ادیان کے شعار کی اشکال نہ رکھتے ہوں یا کسی فاسد عقیدہ اور گمراہ منج سے تعلق نہ رکھیں۔

7- اور اگر یہ عمل کوئی دوسرا کرے تو وہ عورت ہو، اور نہ ہی ستروالی بگہ میں ہو۔

جب یہ شروط پوری ہوں تو ہم اس سے زینت اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

الصنعتی رحمہ اللہ کے تین میں:

"بعض احادیث میں وشم کی علت تغیر خلق اللہ بیان کی گئی ہے، اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مندی وغیرہ کے ساتھ خناب لگانا اس علت کو شامل ہے، اور اگر اسے شامل ہو تو یہ اجماع کے ساتھ مخصوص ہے، اور یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی یہ لگانی جاتی رہی ہے"

دیکھیں: سبل الاسلام (1/150).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

لوگوں میں اور خاص کر عورتوں میں بعض کیمیٰ مواد اور طبی جڑی بوٹیوں کا استعمال عام ہو چکا ہے جس سے جلد کارنگ تبدیل ہو جاتا ہے، اس طرح کہ یہ کیمیٰ مادہ اور طبی جڑی بوٹیاں استعمال کرنے کے بعد سیاہ رنگ سفید رنگ میں بدل جاتی ہے، تو کیا یہ شرعاً ممنوع ہے.....؟

یہ سوال ابھی اور پر بیان بھی کیا گیا ہے۔

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

".... اور سوال میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ حدیث میں بیان کردہ تغیر خلق اللہ میں سب سے زیادہ شدید ہے۔

اور اگر یہ تغیر ثابت اور مستقل نہ ہو، مثلاً ممتدی وغیرہ لکانا تو اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ یہ اترجاتی ہے، اور یہ سرمه اور رخسار سرخ کرنے والے مادہ، اور ہونٹ پر لگانے والی لپ اسٹک کی طرح ہے، پنانچہ واجب اور ضروری ہے کہ تغیر خلق اللہ یعنی اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی سے اجتناب کیا جائے، اور امت میں اس بات کو عام کیا جائے، اور پھیلایا جائے کہ وہ اس سے اجتناب کریں تاکہ شر و برانی پھیل کر عام نہ ہو جائے کہ اسے ترک کرنا ہی مشکل ہو جائے "انتہی"۔

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ایش بن عثیمین (17) سوال نمبر (4)

اور ہم شیخ رحمہ اللہ کا فتویٰ نقل کر کچکے میں کہ اگر یہ ذی روح کی اشکال پر مشتمل نہ ہو تو مباح ہے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (8904) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

اور بعض ڈاکٹر حضرات نے بھی اس موقع و شم کے نقصانات اور ضرربات میں میں کہ ان سے بچا جائے۔

سعودی عرب کی ڈیلی اخبار "الیوم" میں درج ذیل کالم چھپا ہے:

"موقع و شم یا جو ٹاؤن کے نام سے معروف ہے مختلف عمر کی لڑکیوں میں بہت زیادہ پھیل رہا ہے، اور خاص کر تواروں اور سکول کی چھٹیوں میں اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔

اور ڈاکٹر اسامہ بندادی نے جلدی بیماریوں سے ڈراتے ہوئے کہا ہے:

اس طرح کے اسٹکر جو جلد پر چکائے جاتے ہیں جو جسم کو بد صورت کر دیتے ہیں، اور جلدی امراض پیدا کرنے کی طرف لے جاتے ہیں، اس کے پیچھلی طرف موجود گوند جو کہ جسم کے مساموں میں سرایت کر جاتی ہے، اور پھر خون کے خلیات کے ساتھ مل جاتی ہے، اور اسی طرح اس اسٹکر میں موجود رنگدار یا کمائی مادوں کے عمومی صحت پر اور بھی کئی منفی اثرات پڑتے ہیں "انتہی"۔

دیکھیں: الیوم عدد نمبر (39) سال (11159) بروزہفتہ تاریخ (11/11/1424ھ) الموافق (3/2004م)۔

پنانچہ اگر اس طریقہ کے نقصانات ثابت ہو جائیں کہ یہ طریقہ جلدی بیماریاں وغیرہ پیدا کرنے کا باعث ہے، تو پھر یہ شرعاً ممنوع ہو گا، کیونکہ مسلمان شخص کے لیے ایسا کام کرنا جائز نہیں جس میں اس کو یا کسی دوسرے کو نقصان اور ضرر ہو، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"نہ تو کسی کو ضرر پہنچاؤ، اور نہ ہی خود ضرر اور نقصان اٹھاؤ"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (784) علامہ اباعلیٰ رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

واللہ اعلم۔